قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 01 دسمبر 2021ء | 25 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 01 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:285

ارشادِ باری تعالیٰ

وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۴﴾ رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یَرۡحَمۡکُمۡ اَوۡ اِنۡ یَّشَاۡ یُعَذِّبۡکُمۡ ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ وَکِیۡلًا ﴿۵۵﴾

(بنی اسرائیل: 54۔55)

ترجمہ: اور تو میرے بندوں سے کہہ کہ وہی بات کہا کریں جو سب سے زیادہ اچھی ہو کیونکہ شیطان یقیناً اُن کے درمیان فساد ڈالتا رہتا ہے۔ شیطان انسان کا کُھلا (کُھلا) دشمن ہے۔ تمہارا رب تمہیں سب سے زیادہ جانتا ہے اگر وہ چاہے گا تو تم پر رحم کرے گا اور اگر وہ چاہے گا تو تمہیں عذاب دے گا اور اے رسول! ہم نے تجھے ان کا ذمہ وار بنا کر نہیں بھیجا۔

فرمانِ رسول ﷺ

اسوۂ حسنہ کی ایک مثال

حضرت جبیرؓ بن مطعم کہتے ہیں کہ ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپؐ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ آپؐ حنین سے آ رہے تھے کہ بدوی لوگ آپؐ سے لپٹ گئے۔ وہ آپؐ سے مانگتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو ببول کے ایک درخت کی طرف ہٹنے کے لئے مجبور کر دیا جس کے کانٹوں میں آپؐ کی چادر اٹک گئی۔ رسول اللہؐ ٹھہر گئے اور آپؐ نے فرمایا میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان جنگلی درختوں کی تعداد کے برابر اونٹ ہوتے تو مَیں اُنہیں تم میں بانٹ دیتا اور پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔

(صحیح البخاری،کتاب فرض الخمس،باب ماکان النبیؐ یعطی المؤلفة قلوبهم و غیرهم ... حدیث نمبر3148)

فرمانِ خلیفہ وقت

دنیا کا امن برباد ہونے کی ایک بڑی وجہ

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ دنیا کے ایک بہت بڑے خطّہ پر مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔ دنیا کا بہت سا علاقہ مسلمان کے زیرِ نگیں ہے۔ بہت سے مسلمان ممالک کو خدا تعالیٰ نے قدرتی وسائل بھی عطا فرمائے ہیں۔ مسلمان ممالک یو این او (UNO) کا حصہ بھی ہیں۔ قرآنِ کریم جو مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے ماننے والے اور اس کو پڑھنے والے بھی ہیں تو پھر کیوں ہر سطح پر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مسلمان حکومتوں نے کوشش نہیں کی۔ کیوں نہیں یہ کرتے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق کیوں دنیا کے سامنے یہ پیش نہیں کرتے کہ مذہبی جذبات سے کھیلنا اور انبیاء اللہ کی بے حرمتی کرنا یا اُس کی کوشش کرنا یہ بھی جرم ہے اور بہت بڑا جرم اور گناہ ہے۔ اور دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹر کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔ آزادئ خیال کے نام پر دنیا کا امن برباد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن افسوس کہ اتنے عرصہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے، کبھی مسلمان ملکوں کی مشترکہ ٹھوس کوشش نہیں ہوئی کہ تمام انبیاء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر نبی کی عزت و ناموس کے لئے دنیا کو آگاہ کریں اور بین الاقوامی سطح پر اس کو تسلیم کروائیں۔ گو یو این او (UNO) کے باقی فیصلوں کی طرح اس پر بھی عمل نہیں ہو گا، پہلے کونسا امن چارٹر پر عمل ہو رہا ہے لیکن کم از کم ایک چیز ریکارڈ میں تو آ جائے گی۔ او آئی سی (OIC)، آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز جو ہے، یہ قائم تو ہے لیکن ان کے ذریعہ سے کبھی کوئی ٹھوس کوشش نہیں ہوئی جس سے دنیا میں مسلمانوں کا وقار قائم ہو۔ مسلمان ملکوں کے سیاستدان اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر نہیں خیال تو دین کی عظمت کا خیال نہیں۔ اگر ہمارے لیڈروں کی طرف سے ٹھوس کوششیں ہوتیں تو عوام الناس کا یہ غلط ردّ عمل بھی ظاہر نہ ہوتا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

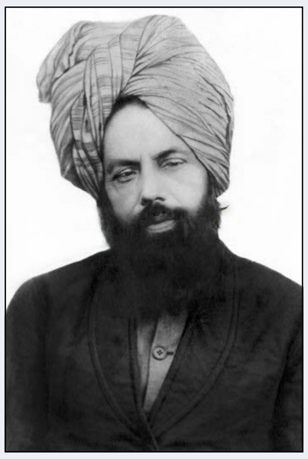

معاشرے کا امن ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے اور معاف کرنے سے وابستہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے ہموطن پیارو!! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس لئے نہیں کیا کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دل شکنی کروں بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا مداخلت سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گنہگار ہیں۔ بلکہ وہ اس گنہ کے بھی مرتکب ہیں کہ بنی نوع میں نفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 460 مطبوعہ 2008ء)

پھر فرمایا:

’’خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ (سورۃ الانعام:109) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے۔ کیوں کہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 460-461 مطبوعہ 2008ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

’’پہلا خلق ان میں سے عفو ہے۔ یعنی کسی کے گناہ کو بخش دینا۔ اس میں ایصال خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ ایک ضرر پہنچاتا ہے اور اس لائق ہوتا ہے کہ اس کو بھی ضرر پہنچایا جائے۔ سزا دلائی جائے۔ قید کرایا جائے۔ جرمانہ کرایا جائے یا آپ ہی اس پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ پس اس کو بخش دینا اگر بخش دینا مناسب ہو تو اس کے حق میں ایصال خیر ہے۔ اس میں قرآن شریف کی تعلیم یہ ہے۔

وَ الۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران:135)۔ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَ اَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ (الشوریٰ:41)

یعنی نیک آدمی وہ ہیں جو غصہ کھانے کے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخشتے ہیں۔ بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو۔ نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 351 مطبوعہ 2008ء)

اس شمارہ میں

- ہم بات کریں اُس بستی کی جس میں انوار برستے تھے (منظوم)
- احکام خداوندی
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہور
- میاں بیوی کے حقوق اور ایک حسین معاشرے کا قیام

دربارِ خلافت

ان لوگوں کا نقشہ جو اپنے مقصد پیدائش کو نہیں سمجھتے اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

انہی کی حالت کا اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں نقشہ بھی کھینچا ہے۔ فرمایا وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (الاعراف: 180) اور یقیناً ہم نے جنّوں اور انسانوں میں سے ایک بڑی تعداد کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے، اُن کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں، یعنی روحانی باتیں سمجھنے کے قائل ہی نہیں، اُن کی آنکھیں تو ہیں مگر اُن کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں، اُن کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعے سے وہ سنتے نہیں، نہ ان کے دلوں میں روحانیت بیٹھتی ہے، نہ اُن کے کان روحانیت کی باتیں، دینی باتیں سننے کے قائل ہیں نہ نیک چیزیں اور وہ چیزیں دیکھنے کی طرف توجہ دیتے ہیں جس کی طرف خدا تعالیٰ نے دیکھنے کا کہا ہے اور نہ اُن سے دیکھنے سے رُکتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے رکنے کا کہا ہے۔ گویا مکمل طور پر دنیاوی خواہشات نے اُن پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ فرمایا کہ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر، اور بھٹکے ہوئے ہیں، یہی لوگ ہیں جو غافل ہیں۔ پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (الفرقان: 44) کیا تُونے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو ہی اپنا معبود بنا لیا۔ یہ لوگ صرف اپنی خواہشات کی ہی عبادت کرنے والے ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا (الفرقان: 45) کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا عقل رکھتے ہیں، ان میں سے اکثر جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ بدتر۔

ان آیات میں ان لوگوں کا نقشہ ہے جو اپنے مقصد پیدائش کو نہیں سمجھتے اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے پیدا کر کے پھر اُس پیدائش کا مقصد بتایا ہے، اُسے تو بھول گئے ہیں اور اپنے مقاصد خود تلاش کر رہے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ جانوروں کے تو اعمال کا حساب نہیں ہے، ان بھٹکے ہوؤں کے اعمال کا حساب جو ہے یقیناً انہیں جہنم میں لے جائے گا۔

یہاں یہ بات واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا کہ ہم نے بڑی تعداد کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے تو اس سے غلط فہمی نہ ہو کہ خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اختلاف ہے۔ ایک طرف تو کہہ رہا ہے کہ مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے بنایا دوسری طرف فرماتا ہے کہ جہنم کے لئے پیدا کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے سامانوں کے، باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے اکثریت اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اپنی دنیا و آخرت کے سنوارنے کے سامان نہیں کرتی اور اس کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کر کے جہنم کے راستوں کی طرف چل رہی ہے۔

اہل لغت اس کی وضاحت اس طرح بھی کرتے ہیں کہ جہنم کے لفظ سے پہلے لام کا اضافہ ہوا ہے ''لِجَهَنَّمَ'' استعمال ہوا ہے۔ یہ اضافہ اُن کے انجام کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ مقصد کی طرف۔

(تفسیر البحر المحیط جلد 4 صفحہ 425 تفسیر سورۃ الاعراف زیر آیت 180 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2010ء)

پس اپنے بد انجام کو انسان خدا تعالیٰ سے دوری اختیار کر کے، اُس کی عبادت کا حق ادا نہ کر کے پہنچتا ہے، اُس کے حکموں پر عمل نہ کر کے پہنچتا ہے۔ آجکل جیسا کہ مَیں نے کہا، اپنی بیہودہ خواہشات نے انسان کا یہ انجام بنا دیا ہے کہ انسان جانوروں سے بھی بدتر حرکتیں کرنے لگ گیا ہے اور کھلے عام بیہودہ حرکتیں ہوتی ہیں۔ گندی اور ننگی حرکات دیکھی جاتی ہیں، کی جاتی ہیں۔ پورنوگرافی کی ویڈیو اور فلمیں کھلے عام مہیا ہو جاتی ہیں، اُنہیں دیکھ کر یہ لوگ، ایسی حرکتیں کرنے والے جانوروں سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔ اور مَیں افسوس کے ساتھ کہوں گا، بعض شکایتیں مجھے بھی آ جاتی ہیں کہ ہمارے احمدی نوجوان بلکہ درمیانی عمر کے لوگ بھی اس قسم کی لغو یا اس سے ذرا کم لغو فلمیں دیکھنے کے شوق میں مبتلا ہیں اور اسی وجہ سے بعض گھر بھی ٹوٹ رہے ہیں۔ پس ہر ایک کو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی واضح فرمایا ہے کہ اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو ان لغویات اور ذاتی خواہشات کو چھوڑو ورنہ مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ایسے لوگ عموماً جلسوں پر تو نہیں آتے، جماعت سے بھی بڑے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں، دور ہوئے ہوتے ہیں لیکن اگر آئیں یا اُن کے کان میں یہ باتیں پڑ جائیں، یا اُن کے عزیز اُن تک پہنچا دیں تو ایسے لوگوں کو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ یا پھر اس سے پہلے کہ نظامِ جماعت کوئی قدم اُٹھائے خود ہی جماعت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اسی طرح نوجوانوں کو بھی جو نوجوانی میں قدم رکھتے ہیں، اچھے اور برے کی صحیح طرح تمیز نہیں ہوتی۔ گھر والوں نے بھی نہیں بتایا ہوتا۔ جماعت کے نظام سے بھی اتنا زیادہ منسلک نہیں ہوتے، اُن کو بھی میں کہوں گا کہ بیہودہ چیزیں دیکھنا، فلمیں دیکھنا وغیرہ یہ بھی ایک قسم کا ایک نشہ ہے۔ اس لئے اپنی دوستی ایسے لوگوں سے نہ رکھیں جو ان بیہودگیوں میں مبتلا ہیں کیونکہ یہ آپ پر بھی اثر ڈالیں گی۔ ایک مرتبہ بھی اگر کسی بھی قسم کی غلاظت میں پڑ گئے تو پھر نکلنا مشکل ہو جائے گا۔

(خطبہ جمعہ 06 جولائی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ہم بات کریں اُس بستی کی جس میں انوار برستے تھے

ہم بات کریں اُس بستی کی جس میں انوار برستے تھے
وہ ایسی مقدس بستی تھی جس میں کہ ملائک بستے تھے

پنج وقت اذانیں گونجتی تھیں اُس پیاری سوہنی بستی میں
ہم اپنے خدا کے قدموں میں دل رکھ کر سجدے کرتے تھے

اِک شجرِ خلافت دھوپ میں اس بستی کو چھاؤں دیتا تھا
وہ ہم سے محبت کرتا تھا، ہم اُس پر جان چھڑکتے تھے

مل جل کر دکھ سکھ بانٹتے تھے، غُربت میں بھی ہر گھر خوش تھا
سکھ چین تھا اُس کی مٹی میں ہم جس بستی میں رہتے تھے

سب دنیا میں مشہور تھی وہ، ظُلمت کے دور میں نُور تھی وہ
اِن سیدھے سادہ لوگوں کی بستی کے گُن سب گاتے تھے

اِک چھپتا پھرتا نُور تھا واں، درویش صفت مسرور تھا واں
یہ بستی ایک گلستاں تھی، جس میں گلِ نور مہکتے تھے

کہساروں کے دامن میں کچے پکے گھر تھے لوگوں کے
کچھ مٹی کے ٹیلے بھی تھے جن پر ہم کھیلا کرتے تھے

کچھ عالی شان مساجد تھیں جو اس بستی کا جھومر تھیں
وہ مسجدِ اقصیٰ اور مبارک جن میں جمعے پڑھتے تھے

عبدالجلیل عباد - جرمنی

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 19

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اخلاقیات (چوتھا حصہ)

بیعت کے عہد پر پورا اترنا

- اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا

(الفتح:11)

یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اُس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

مومن عورتوں کی بیعت کے خاص نکات

- یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا جَآءَکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتُ مُہٰجِرٰتٍ فَامۡتَحِنُوۡہُنَّ ؕ اَللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِہِنَّ ۚ فَاِنۡ عَلِمۡتُمُوۡہُنَّ مُؤۡمِنٰتٍ فَلَا تَرۡجِعُوۡہُنَّ اِلَی الۡکُفَّارِ ؕ لَا ہُنَّ حِلٌّ لَّہُمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحِلُّوۡنَ لَہُنَّ ؕ وَ اٰتُوۡہُمۡ مَّاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اَنۡ تَنۡکِحُوۡہُنَّ اِذَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ ؕ وَ لَا تُمۡسِکُوۡا بِعِصَمِ الۡکَوَافِرِ وَ سۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ وَ لۡیَسۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ ذٰلِکُمۡ حُکۡمُ اللّٰہِ ؕ یَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ

(الممتحنہ :13)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں مہاجر ہونے کی حالت میں آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر تم اچھی طرح معلوم کرلو کہ وہ مومنات ہیں تو کفار کی طرف انہیں واپس نہ بھیجو۔ نہ یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ اِن کے لئے حلال۔ اور ان (کے ولیوں) کو جو خرچ وہ کر چکے ہیں ادا کرو۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم انہیں ان کے مہر دے چکے ہو۔ اور کافر عورتوں کے نکاح کا معاملہ اپنے قبضہ اختیار میں نہ لو۔ اور جو تم نے اُن پر خرچ کیا ہے وہ اُن سے طلب کرو اور جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے طلب کریں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

(نوٹ: اس آیت میں مومن عورتوں سے درج ذیل شرائط پے بیعت کرنے کا حکم ہے۔)

1. کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔
2. چوری نہیں کریں گی۔
3. زنا نہیں کریں گی۔
4. اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔
5. اور نہ ہی کسی پر جھوٹا الزام لگائیں گی۔ جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑلیں۔یعنی بہتان تراشی نہیں کریں گی۔
6. اور نہ ہی معروف امور میں تیری نافرمانی کریں گے۔
7. ان امور پر نبی کو ان عورتوں سے بیعت لینے کا حکم اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کا حکم ہے۔

عہد بیعت وفا کرنے پر خوش ہونا

- اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ

(التوبہ : 111)

یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں اُنہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اُس کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں (بیان) ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہوجاؤ جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

قول سدید اختیار کرنا

- یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا
- یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا

(الاحزاب: 71-72)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

حق کو باطل کے ساتھ مت ملاؤ اور نہ چھپاؤ

- وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

(البقرہ:43)

اور حق کو باطل سے خلط ملط نہ کرو اور حق کو چھپاؤ نہیں جبکہ تم جانتے ہو۔

حق کی ترغیب دلانا

- اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ

(العصر: 4)

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور حق پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور صبر پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

صحبت صالحین اختیار کرو

- یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

(التوبہ :119)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

- کَیۡفَ یَکُوۡنُ لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ عَہۡدٌ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ عِنۡدَ رَسُوۡلِہٖۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ عٰہَدۡتُّمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ۚ فَمَا اسۡتَقَامُوۡا لَکُمۡ فَاسۡتَقِیۡمُوۡا لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ

(التوبہ:7)

مشرکین کا عہد، سوائے ان کے جن سے تم نے مسجدِ حرام میں عہد لیا، اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے درست شمار ہوسکتا ہے۔ پس جب تک وہ تمہارے مفاد میں (عہد پر) قائم رہیں تم بھی ان کے مفاد میں قائم رہو۔ یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

قولِ زُور یعنی جھوٹ سے بچنا

- فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَ اجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ

(الحج :31)

پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

- یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ
- کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ

(الصّف: 3-4)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

آج کی دعا

انسانیت کی ہدایت کے لیے دعا

’’اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہوسکتی ہے بلکہ سچے راست باز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جلد 6 صفحہ 40 /ومجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 35۔ اشتہار نمبر 14)

یہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلامؑ بانی سلسلہ احمدیہ کی پوری انسانیت کی ہدایت کے لئے دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2009ء میں اس دعا کی تحریک فرمائی ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ

بابت مختلف ممالک وشہور

قسط 11

ارشادات برائے قادیان

☆ قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکوں کا گیند بلا کھیلنے میں میچ تھا۔بعض بزرگ بھی بچوں کی خوشی بڑھانے کے واسطے فیلڈ میں تشریف لے گئے۔حضرت اقدسؑ کے ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی میں آپؑ کو کہا کہ ابا تم کیوں کرکٹ پر نہیں گئے۔ آپؑ اس وقت تفسیر فاتحہ کے لکھنے میں مصروف تھے۔فرمایا:

’’وہ تو کھیل کر واپس آ جائیں گے، مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو قیامت تک قائم رہے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 94 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ آذر حضرت ابراہیم کا باپ ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام آبؔ رکھا ہے۔اس قسم کے انقلاب دنیا میں ہوتے آئے ہیں۔ کبھی باپ صالح ہوتا ہے بیٹا طالح ہوتا ہے۔ اور کبھی بیٹا صالح ہوتا ہے باپ طالح ہوتا ہے۔ ہمارے پڑ دادا صاحب بڑے مخیر تھے اور باخدا بزرگ تھے۔ چنانچہ لوگ کہا کرتے تھے کہ ان کو گولی کا اثر نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں ان کے دستر خوان پر 500 آدمی ہوا کرتے تھے اور اکثر حافظ قرآن اور عالم ان کے پاس رہتے تھے۔ اور قادیان کے اردگرد ایک فصیل ہوتی تھی جس پر تین یا چار چھکڑے برابر برابر چلا کرتے تھے۔ خدا کی قدرت سکھوں کی تعدی اور لوٹ کھسوٹ میں وہ سب سلسلہ جاتا رہا اور ہمارے بزرگ یہاں سے چلے گئے۔ پھر جب امن ہوا تو واپس آئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 341-342 ایڈیشن 2016ء)

☆منشی عبدالحق صاحب قصوری طالب علم بی۔اے کلاس لاہور نے جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے الحکم اور حضرت اقدس علیہ السلام کی بعض تحریروں کو پڑھ کر حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا کہ وہ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو عملی رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں اس پر حضرت خلیفۃ اللہ نے ان کو لکھ بھیجا تھا کہ وہ کم از کم دو مہینے تک یہاں قادیان میں آ کر رہیں چنانچہ انہوں نے دارالامان کا قصد کیا اور 22 دسمبر 1901ء کو بعد دوپہر یہاں آ پہنچے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 430-431 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ یہ طاعون بدکاریوں اور فسق و فجور اور میرے انکار اور استہزاء کا نتیجہ ہے اور یہ نہیں رک سکتا جب تک لوگ اپنے اعمال میں پاک تبدیلی نہ کریں اور سب وشتم سے زبان کو نہ روکیں۔ پھر فرماتا ہے اٰوَی الْقَرْیَۃَ۔ اس گاؤں کو پریشانی اور انتشار سے حفاظت میں لے لیا۔ کیا اس گاؤں میں ہر قسم کے لوگ چوہڑے، چمار، دہریہ اور شراب پینے والے اور بیچنے والے اور اور قسم کے لوگ نہیں رہتے۔ مگر خدا نے میرے وجود کے باعث سارے گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا اور اس افراتفری اور موت الکلاب سے اسے محفوظ رکھا جو دوسرے شہروں اور قصبوں میں ہوتی ہے۔ غرض یہ خدا تعالیٰ کے نشان ہیں، ان کو عزت اور عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور اپنی ساری قوتوں کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے نیچے استعمال کرو۔ توبہ اور استغفار کرتے رہو تا خدا تعالیٰ اپنا تم پر فضل کرے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 521-522 ایڈیشن 2016ء)

☆ کہیں سے خط آیا کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں اور تبرکاً آپ سے بھی چندہ چاہتے ہیں۔حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:

’’ہم تو دے سکتے ہیں اور یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے، مگر جبکہ خود ہمارے ہاں بڑے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے۔ تو ہم کس طرح سے شامل ہوں۔ یہاں جو مسجد خدا بنا رہا ہے اور وہی مسجد اقصیٰ ہے وہ سب سے مقدم ہے۔ اب لوگوں کو چاہیے کہ اس کے واسطے روپیہ بھیج کر ثواب میں شامل ہوں۔ ہمارا دوست وہ ہے جو ہماری بات کو مانے نہ وہ کہ جو اپنی بات کو مقدم رکھے۔حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پاس ایک شخص آیا کہ ہم ایک مسجد بنانے لگے ہیں۔ آپ بھی اس میں کچھ چندہ دیں۔ انہوں نے عذر کیا کہ میں اس میں کچھ دے نہیں سکتا، حالانکہ وہ چاہتے تو بہت کچھ دیتے۔ اس شخص نے کہا کہ ہم آپ سے بہت کچھ نہیں مانگتے صرف تبرکاً کچھ دے دیجئے۔ آخر انہوں نے ایک دونی کے قریب سکہ دیا۔ شام کے وقت وہ شخص دونی لے کر واپس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت یہ تو کھوٹی نکلی ہے۔ وہ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا، خوب ہوا۔ دراصل میرا جی نہیں چاہتا تھا کہ میں کچھ دوں۔ مسجدیں بہت ہیں اور مجھے اس میں اسراف معلوم ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 170-171 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ مختلف لوگوں کو جو رؤیا ہوئے ہیں کہ قادیان میں طاعون نہیں ہوگی۔ ان خوابوں کو جمع کر کے شائع کر دینا چاہیے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 74 ایڈیشن 2016ء)

☆ حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست ہیں۔ اور طاعون کے متعلق ایک جدید اشتہار لکھ رہے ہیں۔ آج پہلا دن ہے کہ حضرت حجۃ اللہ سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے اور اب ان شاء اللہ حسب معمول ہر روز جایا کریں گے۔سیر سے واپس آ کر شیخ عبدالرحمٰن ملازم خان صاحب نواب محمد علی خان صاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ نے جو اپنی غلط فہمی اور کوتہ اندیشی کی وجہ سے ان کی ملازمت سے مستعفی ہوئے تھے رخصت چاہی۔حضرت حجۃ اللہ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

ملازم کے لئے ملازمت سے پہلے ایسی جگہ دیکھ لینی چاہیے جہاں آقا نیک اور متقی ہو کیونکہ بندگی بیچارگی ملازم ناصح کا درجہ نہیں پا سکتا اس لیے بسا اوقات ایسے لوگوں کی ملازمت ہوتی ہے جہاں دین برباد ہو جاتا ہے پس نواب صاحب کی ملازمت کو بہت ترجیح دینی چاہیے نواب صاحب بڑے صالح اور بامروت ہیں اور پھر قادیان جیسی جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہیے یہاں امن سے بیٹھے ہو دنیا میں ایک آگ لگی ہوئی ہے اور ابھی معلوم نہیں کیا ہوگا ملک الموت قریب آرہا ہے لیکن یہاں تم سنتے ہو کہ خدا اپنا فضل کر رہا ہے جب انسان دینی فوائد کو چھوڑ کر دنیوی فوائد کے پیچھے جاتا ہے تو دنیوی فوائد بھی جاتے رہتے ہیں بس بری مجلسوں سے توبہ کرو اور جہاں تکذیب ہوتی ہو وہاں سے اٹھ جاؤ ورنہ تم بھی ان کے مثل سمجھے جاؤ گے میری رائے میں بہتری یہی ہے کہ تم اپنے اس ارادہ پر نظر ثانی کر لو۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 87-88 ایڈیشن 2016ء)

☆ بعد ادائے نماز مغرب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب معمول اجلاس فرما ہوئے تو قادیان میں جو چوڑھوں میں چند آدمی مر گئے ہیں بہ ایں وجہ کہ ان ایام میں انہوں نے کئی ہلاک شدہ بھینسیں کھائی تھیں ان کا ذکر ہوتے ہوتے آخر طاعون کا تذکرہ ہو پڑا فرمایا:۔

ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق اور پھر یہ بھی تھا۔’’اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ‘‘ فرمایا:۔

طاعون کے خوفناک نتائج یہ بھی ہیں کہ آخر کو جنگل بنا دیتی ہے۔

اس پر حکیم نورالدین صاحب نے کہا کہ حضور میں نے پڑھا ہے کہ یہ جو نئی آبادی بار میں ہوئی ہے اس میں پرانی آبادیوں کے نشانات ملے ہیں اور لکھا ہے کہ یہ قطعات آباد تھے اور طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

خواہ موذی طبع لوگ ہزاروں ہی مر جاویں مگر میرا جی یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو اور دنیا کو خدا کا پتہ لگے اور ثبوت ملے کہ کوئی قادر خدا بھی ہے اس وقت دہریت اور الحاد بہت پھیلا ہوا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے بے پرواہی ظاہر کی جاتی ہے اور جن لوگوں نے بظاہر خدا تعالیٰ کا اقرار بھی کیا ہے انہوں نے یا تو خطرناک شرک کیا ہے جیسے عیسائی اور دوسرے بت پرست مشرک اور پھر جنہوں نے بظاہر توحید کا اقرار بھی کیا ہے جیسے مسلمان انہوں نے بھی دراصل شرک اختیار کر رکھا ہے اور مسیح کو خدا کی صفات سے متصف ٹھہرا رکھا ہے۔ علاوہ بریں خدا تعالیٰ کی حکومت کے نشان ان کے اعمال سے ثابت نہیں ہوتے۔ اعمال میں سستی اور بیباکی اور دلیری پائی جاتی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا خوف دلوں پر نہیں رہا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس بیباکی کے دور کرنے میں بے شک ہزاروں ظالم طبع لوگ ہلاک ہوں تا کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر ایمان لانے والے ہوں۔ دیہات کے لوگ تو جنگل کے وحشیوں کی طرح ہیں مگر شہروں میں جو تعلیم یافتہ ہیں ان کی حالت بہت ہی ناگفتہ بہ ہو رہی ہے میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں میں بھی اعلائے کلمۃ اللہ اور اپنے اعمال کی اصلاح اور تبدیلی کا جوش نہیں ہے باپ دادا سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سن لیا اسی کو کافی سمجھا اعمال کی پرواہ نہیں۔

یہ جو الہام ہو چکا ہے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ اگر منتشر کرنے کا قانون منسوخ نہ ہوتا تو اس مفہوم کو اس الہام میں داخل سمجھا جا سکتا مگر اب جب کہ سب جگہ قانون منسوخ ہو گیا ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی ہے جیسا

کہ دوسرے الہام لَوۡلَا الۡاِکۡرَامُ لَہَلَکَ الۡمُقَامُ سے پایا جاتا ہے۔ اس میں ایک شوکت بھی ہے اور چشم نمائی ہے جیسے ایک مجرم کو جج 3 سال کی سزا دے اور ساتھ ہی یہ کہہ دے کہ اصل میں 14 سال کی قید کی سزا کے لائق تھا مگر عدالت رحم کرکے 3 سال کی سزا دیتی ہے۔ اسی طرح پر یہ الہام ظاہر کرتا ہے کہ دراصل یہ جگہ ایسی ہی تھی کہ ہلاک کی جاتی مگر خدا تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کا اکرام ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ اسی اکرام کی وجہ سے اسے ہلاکت سے بچالیا اور اس طرح پر یہ نشان ٹھہرا۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 285-287 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ پھر مذہب کی دوسری جزو یا اصل یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق کیسے قائم کرتا ہے اس اصل میں بھی دوسرے مذاہب کا مقابلہ کرکے دیکھو لو۔ آریہ مذہب نے تو ایسا ظلم کیا ہے کہ بجز بے غیرتی کے اور معلوم نہیں ہوتا۔ اس نے نیوگ کی تعلیم دی ہے کہ جس شخص کے گھر میں اولاد نہ ہو تو وہ اپنی عورت کو دوسرے شخص سے ہم بستر کراوے اور اولاد حاصل کر لے۔ اب اس سے بڑھ کر پاکیزگی اور غیرت کا خون کیا ہوگا کہ ایک شخص کو جس کی بدقسمتی سے دوچار سال تک اولاد نہیں ہوئی، کہہ دیا جائے کہ تو اپنی بیوی کو دوسرے آدمی سے اولاد لینے کی خاطر ہم بستر کرا لے یہ کیسی شرمناک بات ہے۔ یہاں قادیان میں ایک شخص موجود ہے اس سے جب اس نیوگ کی بابت پوچھا گیا تو اس نے یہی کہا کہ کیا مضائقہ ہے۔ اب کوئی عقلمند اس تعلیم کو کب گوارا کرسکتا ہے میں نے پڑھا تھا کہ ایک بنگالی آریہ ہوگیا ایک برہمو نے جب اس پر نیوگ کی حقیقت کھولی تو اس نے ستیارتھ پرکاش کو پھٹکار کر مارا اور کہا کہ یہ مذہب قبول کرنے کے لائق نہیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 327-328 ایڈیشن 2016ء)

☆ بیعت میں تین نوجوان ایسے بھی شامل تھے جو کہ صرف ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عصر کے وقت قادیان میں پہنچے اور اگلے روز انہوں نے کیمپ میں حاضر ہونا تھا۔ ان کے اس اخلاص اور محبت پر فرمایا کہ:۔
باوجودیکہ فوجی نوکر ہیں مگر خدا نے دین کی محبت ڈال دی ہے صدق اور اخلاص لے کر آئے ہیں خدا ہر ایک کو یہ نصیب کرے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 406 ایڈیشن 2016ء)

☆ عصر کی نماز سے پیشتر آپ نے تھوڑی دیر مجلس فرمائی اور ایک خواب بیان کیا۔ جسے دیکھے ہوئے قریب دو ہفتے گذرے تھے وہ خواب یہ ہے کہ:۔

ایک مقام پر میں کھڑا ہوں تو ایک شخص آکر چیل کی طرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا پھر دوسری بار حملہ کرکے آیا کہ میرا عمامہ لے جاوے مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ نہیں لے جاسکتا۔ اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اسے پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں ہے۔ اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اس نے بھی اسے پکڑ لیا میں جانتا تھا کہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے پھر اسے عدالت میں لے گئے تو حاکم نے اسے جاتے ہی چار یا چھ یا نو ماہ کی قید کا حکم دے دیا۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 411 ایڈیشن 2016ء)

نماز سے پیشتر یہ رؤیا سنائی:۔

☆ میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے ایک بڑا بحر زخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا تو واقعی کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہوکر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 460 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ ایک عرصہ ہوا میں نے خواب دیکھا تھا کہ گویا میر ناصر نواب ایک دیوار بنا رہے ہیں۔ جو فصیل شہر ہے۔ میں نے اس کو جو دیکھا تو خوف آیا کیونکہ وہ قد آدم بنی ہوئی تھی۔ خوف یہ ہوا کہ اس پر آدمی چڑھ سکتا ہے۔ مگر جب دوسری طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ قادیان بہت اونچی کی گئی ہے اس لیے یہ دیوار دوسری طرف سے بہت اونچی ہے اور یہ دیوار گویا پختہ کی بنی ہوئی ہے۔ فرش کی زمین بھی پختہ کی گئی ہے۔ اور غور سے جو دیکھا تو وہ دیوار ہمارے گھروں کے اردگرد ہے۔ اور ارادہ ہے کہ قادیان کے گرد بھی بنائی جاوے۔ شاید اللہ رحم کرکے ان بلاؤں میں تخفیف کردے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 196 ایڈیشن 2016ء)

☆ آج معمولی موسمی عوارض بخار وغیرہ سے یہاں کے چوڑھوں اور دوسری اقوام میں دو موتیں ہوگئی تھیں۔ اس کا ذکر آیا۔ فرمایا:۔
ایسی موتیں محرقہ تپ سے بھی ہوتی ہیں۔ طاعون کے حملے ہی الگ ہوتے ہیں۔ کوئی جنازہ پڑھنے اور اٹھانے والا بھی نہیں ملتا بعض وقت ایک گھر میں جب یہ بلا داخل ہوتی ہے تو اس گھر کے گھر کو صاف کردیتی ہے۔ اور عورتوں بچوں تک کو تو ہوتی ہی ہے جانوروں کو بھی ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 196-197 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ یہ میرا ایک پرانا الہام ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ اَمۡرَکَ وَلَوۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَیۡرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوۡا فِیۡہِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا براہین کے وقت سے اب اسے دیکھو کیسا برابر ایک سلسلہ چلا آرہا ہے میں اس امر پر ایک دفعہ غور کرتا رہا کہ یَاۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ اور یَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ان دونوں الہاموں میں کیا مناسبت ہے تو معلوم ہوا کہ یَاۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ جب اس قدر لوگ آویں گے تو ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی چاہیے تو آگے بتلایا گیا کہ اور یَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ یعنی وہ اپنے کھانے دانے بھی اپنے ہمراہ لاویں گے قادیان کے لوگ خوب واقف ہیں کہ اس وقت کیا حالت تھی۔ کیا یہ انسان کا کام ہے کہ مدت دراز کے بعد جو بات ہونے والی تھی وہ اس قدر پیشتر بتلائی گئی۔ اسی لئے جوش آتا ہے اور جو تحفہ اور نذر وہ لاتا ہے ہر ایک، ایک نشان ہوتا ہے اور اگر اس طرح سے ہم حساب کریں تو نشانات پچاس لاکھ تک پہنچتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 413 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ پھر ث ہی کی مد میں ایک اور پیشگوئی ہے جو اس سے بھی عجیب تر اور عظیم الشان ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ۔ اس سے ایک عظیم الشان جماعت کے قائم کرنے کی خبر دیتا ہے۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت ایک آدمی بھی ہم کو نہیں جانتا تھا اور کوئی یہاں آتا جاتا نہ تھا۔ براہین احمدیہ میں یہ الہام درج ہے لیکن اب دیکھو کہ ستر ہزار سے زیادہ آدمی اس سلسلہ میں داخل ہوچکے ہیں اور دن بدن ترقی ہورہی ہے۔ خاص قادیان میں ایک کثیر جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر کیا یہ کوئی جھوٹ بات ہے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظروں میں عجیب۔

اور بھی ث کی مد میں پیشگوئیاں ہیں مگر میں اس وقت صرف مثال کے طور پر ایک دو بیان کرتا ہوں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 154 ایڈیشن 2016ء)

قادیان کے اخباروں کی نسبت فرمایا کہ:۔

☆ یہ بھی وقت پر کیا کام آتے ہیں۔ الہامات وغیرہ جھٹ چھپ کر ان کے ذریعے شائع ہو جاتے ہیں ورنہ اگر کتابوں کی انتظار کی جاوے تو ایک ایک کتاب کو چھپتے بھی کتنی دیر لگ جاتی ہے اور اس قدر اشاعت بھی نہ ہوتی۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 450 ایڈیشن 2016ء)

☆ اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے اپنا پرانا خواب مولوی محمد حسین صاحب کے متعلق بیان فرمایا۔ جو کہ کتاب سراج منیر کے آخر میں درج ہے اور فرمایا کہ:۔

یہ بات 94 یا 95ء کی ہے جب ہم نے یہ رؤیا دیکھا تھا کہ ہم نے جماعت کرائی ہے اور نماز عصر کا وقت ہے اور ہم نے قراءت پہلے بلند آواز سے کی ہے پھر ہم کو یاد آیا اور اس کے بعد ہم نے محمد حسین سے کہا کہ ہم خدا کے سامنے جائیں گے ہم چاہتے ہیں ہر بات میں صفائی ہو اگر ہم نے آپ کے متعلق کچھ سخت الفاظ کہے ہوں تو آپ معاف کردیں۔ اس نے کہا میں معاف کرتا ہوں۔ پھر ہم نے کہا کہ ہم بھی معاف کرتے ہیں۔ پھر ہم نے دعوت کی اور اس نے عذر خفیف کے ساتھ اس دعوت کو قبول کرلیا۔ اور ایک شخص سلطان بیگ نام چبوترہ پر قریب الموت تھا اور ہم نے کہا کہ ایسا ہی مقدر تھا کہ اس کے مرنے کے وقت یہ واقعہ ہو اور ایسا ہی مقدر تھا کہ بہاء الدین کے مرنے کے وقت یہ بات ہو۔

اس خواب کے بعد فرمایا کہ: وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ۔ خواب میں تعینات شخصیہ ضروری نہیں۔ پر حضرت اقدسؑ نے مولوی محمد حسین صاحب کی ان دنوں کی حالت کا ذکر کیا۔ جب وہ بات بات میں خاکساری دکھاتے اور قدم قدم پر اخلاص رکھتے تھے اور جوتے اٹھا کر جھاڑ کر آگے رکھتے تھے اور وضو کراتے تھے اور کہتے تھے کہ میں مولویت کو نہیں چاہتا۔ مجھے اجازت دو تو میں قادیان میں آرہوں اور فرمایا کہ:۔

کسی وقت کا اخلاص اور خدمت انسان کے کام آجاتا ہے۔ شاید ان وقتوں کا خلاص ہی ہو جو بالآخر مولوی محمد حسین صاحب کو اس سلسلہ کی طرف رجوع کرنے کی توفیق دے کیونکہ وہ بہت ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور آخر دیکھ چکے ہیں کہ خدا کے کاموں میں کوئی حارج نہیں ہوسکتا۔

فرمایا: ایسا ہی اجتہادی طور پر ہمیں بعض لوگوں پر بھی حسن ظن ہے کہ وہ کسی وقت رجوع کریں گے کیونکہ ایک دفعہ الہام ہوا تھا کہ

’’لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں، وسوسہ پڑ گیا ہے پڑ مٹی نظیف ہے، وسوسہ نہیں رہے گا۔ مٹی رہے گی۔‘‘

اس کے بعد چند مختلف باتیں ہو کر نماز عشاء ادا کی گئی۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 125-126 ایڈیشن 2016ء)

☆ آجکل ہمارے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ طاعون کی طرف زیادہ ہے اور چونکہ یہ لوگ عارف تر ہوتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ کی غناءِ ذاتی سے خائف تر بھی ہوتے ہیں۔ عموماً سیر اور بعد شام طاعون پر کچھ نہ کچھ تقریر ہوجاتی ہے وہ اِنَّہٗ اٰوَی الۡقَرۡیَۃَ کا الہام ایک عرصہ سے آنحضرت کو ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ

میں اس کے معنے یقیناً یہی سمجھتا ہوں کہ وہ افراتفری اور قیامت خیز نظارہ جو طاعون کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے اس سے اللہ تعالیٰ قادیان کو ضرور محفوظ رکھے گا اگرچہ یہ امر ممکن ہی ہو کہ کوئی کیس خدانخواستہ یہاں ہو جائے، مگر اَلنَّادِرُ کَالۡمَعۡدُوۡمِ کے ضمن میں ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدہ کے موافق یقین ہے کہ وہ ہمیں تشویش اور سخت اضطراب سے ضرور محفوظ رکھے گا۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 37 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون سے کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ جیسے فرمایا ہے اِنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا نَحۡنُ مُہۡلِکُوۡہَا قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡہَا (بنی اسرائیل: 59) اس سے لازم آتا ہے کہ کوئی قریہ مس طاعون سے باقی نہ رہے۔ اس لیے قادیان کی

بقیہ صفحہ 9 پر

منصور احمد

میاں بیوی کے حقوق اور ایک حسین معاشرے کا قیام

قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو احسن قرار دیا ہے۔ اور کل عالم کو بتلایا ہے کہ اگرتم اللہ جل شانہ کی محبت اور رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو سیدنا ومولنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کے رہن سہن کی پیروی اور اتباع کرنا ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی ایک جنت نظیر معاشرے کے قیام کی بہترین کنجی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جتنا وقت بھی گھر میں گزار تے تھے اپنے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے۔

(بخاری، کتاب الادب)

اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی پر نظر دوڑائیں تو ہمیں ایک محنتی اور ہمدرد وجود نظر آتا ہے خواہ کپڑوں کو پیوند لگانا ہو یا بکری کا دودھ دھونا ہو یا کسی جوتے کو ٹانکنا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی کام میں کوئی آڑ محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ اپنا کام خود کرلیا کرتے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ بھی شفقت کا سلوک فرماتے اور سب احباب کو بھی اس کی تلقین فرماتے چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کی گواہی دیتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ جنگ خیبر میں میرے باپ اور شوہر مارے گئے اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی نفرت تھی مگر آپ نے میرے ساتھ کمال شفقت کا سلوک فرمایا کہ میرے دل کی سب کدورت دور ہوگئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں عبادت اور ذکر الٰہی پر بہت زور دیا ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبر کی جگہ نہ بناؤ بلکہ گھر میں بھی عبادت کیا کرو نیز فرمایا کہ بہت خوش قسمت ہیں وہ میاں بیوی جو ایک دوسرے کو نماز اور عبادت کے لیے بیدار کرتے ہوں اور اگر ایک نہ جاگے تو دوسرا اس پر پانی کے چھینٹے پھینک کر اسے جگائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء: 20)

یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِهٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 75 حاشیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں کو ان کے فرائض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جیسا کہ مردوں کو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ اپنی عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کریں ایسے ہی میں عورتوں کو بھی خاوندوں کے حقوق کے متعلق واعظ کیا کرتا ہوں عورت اور مرد کے درمیان بہت محبت کا تعلق ہونا چاہیے ان سے مومنوں کے گھر نمونہ بہشت بن جائیں گے۔

(خطبہ نکاح 5 فروری 1910ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

انسانیت ایک علیحدہ چیز ہے۔ وہ نفس واحدہ ہے۔ اس کے دو ٹکڑے کیے گئے ہیں آدھے کا نام مرد ہے اور آدھے کا نام عورت جب یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو ٹکڑے ہیں تو جب تک یہ دونوں نہ ملیں اس وقت تک وہ چیز مکمل نہیں ہوگی وہ تبھی کامل ہوگی جب اس کے دونوں ٹکڑے جوڑ دیے جائیں گے۔

(فضائل القرآن صفحہ 130)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے دورہ فرینکفورٹ جرمنی کے دوران ایک پریس کانفرنس میں ایک صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

انسان ہونے اور انسانی حقوق رکھنے میں قرآن نے مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا بلکہ انہیں اس لحاظ سے مساوی درجہ دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے انسان ہونے کی حیثیت میں مردوں اور عورتوں کو مساوی درجہ دے کر ان کے مساوی حقوق مقرر کیے ہیں بلکہ انہیں بعض لحاظ سے مردوں کے مقابلے میں زیادہ حقوق دیے ہیں ان کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا گھر کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مرد پر ڈالی ہے یعنی اس کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ مال کمائے اور اس سے بیوی بچوں کی جملہ ضروریات پوری کرے عورت کو اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری سے کلی طور پر آزاد رکھا ہے کہ اگر عورت کے پاس اپنا ذاتی کچھ مال ہے یا وہ اپنی ذاتی حیثیت میں کوئی مال حاصل کرے تو مرد کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ گھر کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بیوی کے مال میں سے کچھ لے عورت کو یہاں دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے مال کا کوئی ایسی بھی گھریلو اخراجات کے لیے خاوند کے حوالے نہ کرے کیونکہ گھریلو اخراجات کو پورا کرنا کلیات مرد کی ذمہ داری ہے ہاں عورت اپنی خوشی سے اپنے مال کا کوئی حصہ خاوند کو بطور تحفہ دینا چاہیے ایسا کرسکتی ہے مرد اسے مجبور نہیں کرسکتا۔

(دورہ مغرب 1400ھ بمطابق 1980 صفحہ 51-52)

آجکل اسلام پر یہ زبردست حملہ ہو رہا ہے کہ اس نے عورت کو حقوق نہیں دیے اور عورت کو کوئی مقام نہیں دیا اور مرد کو قوام کہہ دیا ہے یہ ایسا جملہ ہے کہ مسلمان سوچ میں پڑ جاتا ہے لیکن ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت سے نوازا ہے جو ہماری پریشانی اور خوف کو امن میں بدلنے والی ہے اور ہم پر اسلام کا حقیقی روشن چہرہ عیاں کرنے والی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے زیادہ عظمت کے مقام بخشا ہے اور کئی پہلوؤں سے آپ کو مردوں پر فضیلت ہے۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری جنت ماؤں کے قدموں میں ہے کہیں نہیں فرمایا کہ باپوں کے قدموں میں ہے یعنی آئندہ نسلوں کی عورتوں کی بھی اور مردوں کی بھی جنت ان کی ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اتنا بڑا مقام و مرتبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دے دیا ہے کہ جس کے بعد دنیا کا کوئی جاہل انسان اسلام پر حملہ نہیں کرسکتا کہ اس میں عورت کا کوئی مقام نہیں ہے وہ مقام حاصل کرنے کے لیے جو ذرائع ہیں وہ میسر آنے چاہیے اگر خاوند بیوی سے ہر وقت بدتمیزی سے بات کرتا ہے اس کی عزت کا خیال نہیں، اس کے ماں باپ کی عزت کا خیال نہیں، بات بات پر طعنے دینے لگ جاتا ہے، گھٹیا باتیں کرتا ہے اس سے مطالبہ ہے کہ یہ بھی کرو وہ بھی کرو اور اس کے باوجود خوش نہیں ہوتا تو ایسا خاوند بسا اوقات خود اپنی بیوی کے پاؤں کے نیچے جہنم پیدا کر رہا ہوتا ہے۔

اگر بیوی کی یہ عادت ہو کہ خاوند کے جانے کے بعد اپنے بچوں سے خاوند کے دکھڑے روئے اور یہ کہے کہ تمہارے اباّ نے مجھ پر یہ ظلم کیے اور یہ کام کیے، میں تو دن رات جتی رہتی ہوں، مرتی رہتی ہوں۔ دیکھو وہ میرا خیال نہیں کرتا۔ وہ اپنے اوپر بچوں کو رحم دلاتی ہے۔ نتیجتاً ایسے بچوں میں مرد کے خلاف بغاوت پیدا ہوجاتی ہے باپ کے رشتے کے خلاف بغاوت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور نفسیاتی الجھنیں پیدا ہوجاتی ہیں ایسے بچے باغیانہ ذہن لے کر اٹھتے ہیں اور اکثر جماعت سے تعلق توڑنے والے بچے ایسی ماؤں کے بچے ہوتے ہیں۔

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا 6 جولائی 1991ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میاں بیوی کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

گھر کی حقیقی سکینت اور حقیقی برکت صرف اسی صورت میں قائم ہوسکتی ہے کہ خاوند بیوی کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والا ہو اور بیوی خاوند کے حقوق پوری پوری وفاداری کے ساتھ ادا کرے۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ 81)

اس ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے میاں بیوی کے تعلقات درست ہونے چاہیے تب ہی ہم کہہ سکیں گے کہ ہم ایک جنت نظیر گھرانے میں رہتے ہیں۔

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بس آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر یہ ذمہ داری، بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے اور ہم سے کوئی فعل سرزد نہ ہو جو اس خدائی بشارت کو ہم سے دور کردے ہم پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دعاوں پر بہت زور دیں گے کیونکہ آج عالم اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ پر ہے۔

(خطبہ جمعہ 16 جولائی 2003ء بمقام مسجد فضل لندن)

اللہ تعالیٰ ہماری گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے اور ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ایک حسین اور جنت نظیر گھرانہ قائم کرنے والے ہوں۔ آمین

لئیق احمد عامر

سخت الفاظ کے استعمال کا جواب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پہ اعتراض ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے مخالفین کے خلاف سخت زبان استعمال کی ہے۔آج کے مضمون میں ہم اس اعتراض کا جواب قرآن کریم حدیث اور حضور اقدس علیہ السلام کے الفاظ میں بیان کریں گے۔

سب سے پہلے ہم قرآن کریم سے مثالیں پیش کریں گے کہ جو الفاظ حضور علیہ السلام نے بیان کئے ہیں خلاف قرآن نہیں ہیں۔بلکہ بعض اوقات کسی قدر سختی بغرض مصلحت کرنی پڑتی ہے۔

قرآن میں سخت الفاظ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلۡ ھَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِکَ مَثُوۡبَۃً عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ مَنۡ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیۡہِ وَجَعَلَ مِنۡھُمُ الۡقِرَدَۃَ وَالۡخَنَازِیۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِیۡلِ

(المائدہ:61)

ترجمہ: کہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کے ہاں اس سے بھی بدتر جزا پانے والے کون ہیں؟ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور جن پر وہ غضب ناک ہوا اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سؤر بنا دیا اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ایسے لوگوں کا برا ٹھکانہ ہے اور وہ سیدھے رستے سے بہت دور ہیں۔

نیز فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَھۡلِ الۡکِتٰبِ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ

(البینۃ: 7)

ترجمہ: کہ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ہے اہل کتاب اور مشرکوں میں سے وہ رہتے چلے جائیں گے جہنم کی آگ میں وہی لوگ بدترین خلائق ہیں۔

پھر فرمایا:

مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىۃَ ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡھَا کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا

(الجمعۃ: 6)

ترجمہ: کہ جن لوگوں پر تورات کی اطاعت واجب کی گئی مگر باوجود اس کے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال گدھے کی ہے جس نے بہت ساری کتابیں اٹھائی ہوئی ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ سخت الفاظ کا اپنے محل پر استعمال عند الشرع جائز ہے۔

احادیث میں سختی کے الفاظ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا اس زمانے کے لوگوں کی مساجد بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔انکے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوقات میں سے بدترین مخلوق ہونگے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے ان تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ 38، کنزل الاعمال صفحہ 6)

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے تو انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے یعنی انکا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔

(کنزالاعمال صفحہ 190)

اب ان دونوں احادیث پر غور کرنے کا مقام ہے کہ پہلی حدیث میں زمین کے بدترین مخلوق علماء کو کہا گیا اور اسی طرح دوسری حدیث میں ان کی مثال بندروں اور سؤروں کی طرح بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا الفاظ میں سختی قرآن اور احادیث کے برخلاف نہیں ہیں لیکن یہ ہے کہ اس میں موقع اور محل دیکھنا چاہیے کہ پیچھے اس کا سیاق وسباق کیا چل رہا ہے۔

سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔اس کا ثبوت اس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کر کے کتاب مثل مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کیے ہیں۔جس کا نام میں نے کتاب البریہ رکھا ہے اور بایں ہمہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ابتداً سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے۔اور میں مخالفوں کے سخت الفاظ پر بھی صبر کرسکتا تھا لیکن دو مصلحت کے سبب سے میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا۔اول یہ کہ تا مخالف لوگ اپنے سخت الفاظ کا سختی میں جواب پا کر اپنی روش بدل لیں۔ اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں۔

دوم یہ کہ تا مخالفوں کی نہایت ہتک آمیز اور غصہ دلانے والی تحریروں سے عام مسلمان جوش میں نہ آویں۔اور سخت الفاظ کا جواب بھی کسی قدر سخت پا کر اپنی پر جوش طبیعتوں کو اس طرح سمجھالیں کہ اگر اس طرف سے سخت الفاظ استعمال ہوئے تو ہماری طرف سے بھی کسی قدر سختی کے ساتھ انکو جواب مل گیا۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 11)

اسی طرح حضورؑ نے اپنے تمام مریدوں کو بھی نصیحت کرتے ہوئے لکھا:

”اپنے تمام مریدوں کو جو پنجاب اور ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت رکھتے ہوں نہایت تاکید سے سمجھاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے مباحثات میں اس طرز کے کاربند رہیں اور ہر ایک سخت اور فتنہ انگیز لفظ سے پرہیز کریں“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 13)

روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ سے اقتباس بچوں کو پڑھنے کے لئے دیا کریں (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

نیشنل مجلس عاملہ فن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ورچوئل ملاقات بموٴرخہ 12 نومبر 2021ء کے دوران ایک ممبر نے حضور سے سوال کیا کہ

حضور! لوگوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟

حضور انور نے فرمایا: مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے اقتباس نکال کر ان کو ٹائپ کر کے پرنٹ نکال کے لوگوں میں دیں۔ وہ لوگ جن کو پڑھنے کا شوق ہی نہیں ان کے لیے ایک کتاب کو لگاتار پڑھنا مشکل ہے۔اگر انہیں اقتباسات دیں گے تو کچھ نہ کچھ اس subject پر توجہ پیدا ہو جائے گی۔انگلش یا اردو میں ٹائپ کر کے گھروں میں دیا کریں۔اس سے پھر اگر کتابیں نہیں تو کم از کم اقتباسات ہی پڑھنا شروع کر دیں گے۔**الفضل** میں جو اقتباسات آتے ہیں۔روزنامہ الفضل اور انٹرنیشنل الفضل کے شروع میں ہی پہلے صفحہ پر جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات آتے وہی نکال کے ان کو دے دیا کریں۔اس سے کم از کم کچھ نہ کچھ تو ان لوگوں کو پتا لگ جائے گا۔باقی آج کل پڑھنے کا رجحان ہی نہیں ہے۔آج کل تو رجحان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر ہی 30 سیکنڈ کے اندر اندر جو بات کان میں پڑ جائے وہ دیکھ لو یا سن لو۔

(This week with Huzur,12,Nov 2021)

نعمات تنیر

دانتوں کی حفاظت

نفسیات کے اصولوں کے تحت صحت مند دانتوں کو انسانی شخصیت میں فوقیت کا درجہ حاصل ہے کیونکہ انسانی جسم میں چہرہ ایک ایسا حصہ ہے جو اسے دوسرے حصوں سے ممتاز کرتا ہے، چہرے میں دانت ایک نمایاں حیثیت اور مقام رکھتے ہیں۔ دانتوں کی موزونیت پر انسانی وقار اور سنجیدگی کا انحصار ہوتا ہے۔ دانت نعمت خداوندی ہے۔ یہ صحت کے ساتھ ساتھ حسن میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ دانتوں کے بغیر تو زندگی بے رونق ہو جاتی ہے نہ غذا چبائی جاسکتی اور نہ خوبصورتی برقرار رہتی ہے صرف دورجدید میں ہی دانتوں کی تکالیف عام نہیں ہوئیں بلکہ پتھر کے دور سے ہی انسان اس عذاب سے دوچار رہتے آرہے ہیں البتہ چاکلیٹ، ٹافیوں اور چیونگم نے دانتوں کی تباہی میں اضافہ کردیا ہے۔ خاص طور پر دانتوں کے ساتھ چپکنے والی چیزوں اور میٹھی اشیاء کے بار بار کھانے سے دانتوں کے امراض میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آجکل کافی لوگ دانتوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔

دانتوں کہ امراض سے بچنے کے لیے دانتوں اور منہ کی صفائی ہی درجہ اول رکھتی ہے۔ کیونکہ انسان کا منہ عام طور پر اسّی (80) مختلف اقسام کے جراثیم سے بھرا ہوتا ہے جن میں سے خوراک کے ذروں سے یہ جراثیم تیزاب بناتے ہیں۔ اور یہ تیزاب دانتوں کی محافظ تہہ یعنی انیمل کو تباہ کرکے دانتوں میں کھوڑیں بنا دیتا ہے۔ منہ کو ان جراثیم سے پاک رکھنے کا ابھی تک کوئی طریقہ دریافت نہیں کیا جاسکا سوائے اس کے کہ کھانے کے فوراً بعد دانت صاف کر لئے جائیں۔

حضرت محمد ﷺ کی زندگی ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے آپ ﷺ کے احکامات پر عمل کرکے ہم جسمانی امراض سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں دانتوں کی صفائی کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

اَلسِّوَاکُ نِصْفُ الْوُضُوْٓءِ وَالْوُضُوْٓءُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ

یعنی دانتوں کی صفائی آدھا وضو ہے اور وضو آدھا ایمان ہے۔

(کنز العمال)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ بَدَءَ بِالسِّوَاکِ

جب بھی آپؐ باہر سے آکر گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب السواک حدیث نمبر 372)

حضرت محمد ﷺ کی سنت سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ سونے سے قبل مسواک کرتے اور اسی طرح نماز سے قبل اور ہر کھانے بعد کلی کرتے تا کہ غذا کے ذرات جو دانتوں کے خلال میں پھنس جاتے ہیں ان کا اخراج ہو جائے کیونکہ یہی ذرات بعد میں بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ اس لیے ہمیں بھی اس سنت پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ اس انسانی غفلت سے خوب آگاہ تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓی اُمَّتِیْ لَاَ مَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ وُضُوْٓءٍ

اگر یہ میری امت کے لئے گراں نہ گزرتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

(صحیح بخاری، کتاب الصوم باب سواک الرطب)

دانت کس وقت صاف کرنے چاہیں؟

دانت صاف کرنے کا بہترین وقت رات سونے سے قبل ہے۔ اس وقت لازمی دانت صاف کرکے بستر پر جانا چاہیے۔ ہم نے عادت بنالی ہے کہ صبح کے وقت دانت صاف کرتے ہیں میڈیکل کے لحاظ سے یہ غلط ہے۔ اسی طرح ہر کھانے کے بعد دانت صاف کر لینے چاہیں۔

بچوں کے دانت کی حفاظت

جب بچہ تین مہینے کا ہو جائے، تو ہر مرتبہ دودھ پلانے کے بعد بچے کے مسوڑوں کو ہلکے گیلے کپڑے سے آہستگی سے صاف کردینا چاہیے۔ چھ ماہ کے بعد بچے کو جب کوئی میٹھی چیز یا دودھ پلائیں تو اس کو بعد میں تھوڑا سا پانی پلا دیں۔ یا گیلے کپڑے سے مسوڑھے صاف کر دیں۔

دوسال کے بعد بچے کو فیڈر سے دودھ نہ پلائیں۔ بچوں کو بازاری اشیاء خصوصاً ٹافیاں، چاکلیٹ وغیرہ کثرت سے نہ کھلائیں اور اگر یہ کھلائیں تو اسکے بعد منہ اور دانتوں کی صفائی کروائیں

متوازن خوراک سے دانتوں کی صفائی

دانتوں کی صحت اور حفاظت کے لیے اچھی اور متوازن غذا کا استعمال بے حد ضروری ہے۔ قدرت کی ایسی بیش بہا نعمتیں موجود ہیں جو قدرتی طور پر دانتوں کی حفاظت کرتی ہیں جیسے سیب کا استعمال دانتوں کی صحت و صفائی کے لئے سرفہرست ہے۔ اس میں موجود فائبر دانتوں کے لیے اسکرب کا کام کرتے ہیں۔ اسی طرح ناشپاتی بیکٹیریا کو ختم کرکے دانتوں کو کیڑا لگنے سے بچاتی ہے۔ یہ دانتوں کی پیلاہٹ اور داغ دھبوں کو دور کرنے کے لیے بھی بہترین ہے۔ انگور میں موجود اینٹی آکسیڈنٹ منہ کے کینسر کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اسٹرابیری اور کیوی دانتوں کو وٹامن سی فراہم کرتی ہیں اور منہ سے بیکٹیریا کے خاتمے کے لیے بھی اہم ہیں۔ کھیرا جہاں صحت کے لیے بے حد مفید ہے وہیں دانتوں کا میل کچیل دور کرکے آپ کو ایک خوبصورت مسکراہٹ فراہم کرتا ہے۔ قدرت کی یہ تمام نعمتیں منہ کی صفائی کرکے بہت سی بیماریوں سے تحفظ فراہم کرتی ہیں۔

دانت خراب ہونا

دانت کو کیڑا لگنا یہ عام اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اب دانت میں باہر سے تو کوئی دیمک یا کیڑا مکوڑا دانت پر پرواں نہیں چڑھتا بلکہ ہوتا دراصل یہ ہے کہ Streptococcus نسل کے جراثیم Acid یعنی تیزاب پیدا کرتے ہیں۔ اس تیزاب کے اثر کے تحت دانت Calcium اور Phosphate کے ذخائر کھونے لگتے ہیں گویا دانت گھلنے لگتے ہیں۔ اس تحلیل کے عمل کو Caries کہتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں جو دانت کی سطح پر بدنما سوارخ نمودار ہوتا ہے وہ Cavity کہلاتا ہے جس کو عموماً کیڑا لگنا کہا جاتا ہے۔ جو دانت کی ساخت کو خراب کر دیتا ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کے لیے دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ہومیو پیتھک ادویات سے دانتوں کا علاج

میں اپنی کلینکل پریکٹس سے مجرب ادویات کا ذکر کروں گا تا کہ عوام الناس کو فائدہ ہو۔

دانت درد میں PLANTAGO MAJOR Q روئی میں بھگو کر دانت کے اندر رکھ دیں اور دس منٹ منہ زور سے بند رکھیں۔ بفضل تعالیٰ کامل شفاء ہو گی۔

دانت درد میں کھانے کے لیے تین ادویات کو خاکسار نے مکس کر کے رکھا ہے یہ نسخہ بھی بے شمار دفعہ کا مجرب ہے۔ اور اسکی صرف ایک دو خوراک لینی ہے۔

MERC SOL+SILICEA+CHAMOMILLA)
(1M

اگر دانت کالے ہو رہے ہوں تو STAPHYSAGRIA دوا مفید ہو گی۔

حمل کے دوران اگر دانت درد ہو تو MAG CARB دوا مجرب ہے۔

ٹھنڈے پانی سے آرام آئے کافیا اور پلسٹیلا مجرب ہے۔

ٹھنڈے پانی سے تکلیف بڑھے تو بیلا ڈونا میگنیشیا فاس

جڑوں کی بیماریوں پر اثر کرنے والی HECLA LAVA مفید دوا ہے۔

بہتر یہ ہے کے کسی قریبی ڈاکٹر کو چیک کروایا جائے۔ اور مکمل تشخیص کے بعد دوالیں۔

یہ نسخہ میرے دوست (لقمان احمد صاحب) نے دیا اور بہت مفید پایا اور درد کو منٹوں میں ختم کرتا ہے۔

ست اجوائن (THYMOL CRSTAL A 5) گرام اور سپرٹ (METHALATED SPRIT) پچاس ایم ایل یہ دونوں اجزء لینے ہیں۔ ست اجوائن کو باریک پیس کر سپرٹ میں ڈال دیں۔ پھر دونوں کو مکس کر لیں بعد میں ڈراپر میں ڈال کر محفوظ کر لیں۔ بوقت ضرورت ایک قطرہ دانت یا داڑھ میں رکھ دیں۔ کوشش کریں یہ دوا حلق کے اندر نہ جائے۔

دانتوں کو چمکدار بنانے کے لیے یہ ٹوٹکہ بہت مفید و مجرب ہے۔ میٹھا سوڈا (سوڈابائی کارب) اور نمک کھانے والا اچھی طرح پیس لیں ان دونوں کو ایک ہفتے میں ایک دو بار دانتوں پر اچھی طرح ملنے سے دانت صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔

میں اپنے اس مضمون کو اس حدیث مبارکہ ﷺ پر ختم کروں گا۔

تَسَوَّکُوْا فَاِنَّ السِّوَاکَ مُطَھِّرَۃٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ

یعنی مسواک کیا کرو۔ یقیناً مسواک کا عمل منہ کی صفائی اور ربّ کی رضا کا ذریعہ ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ باب السواک حدیث نمبر 285)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس حکم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے (آمین) دانتوں کی صفائی سے انسان بیماریوں سے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کرتا ہے

رپورٹ: مبارک احمد منیر۔ مبلغ سلسلہ برکینا فاسو

ریجنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ددگو

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو ہر سال مختلف تربیتی وتعلیمی پروگرام کرنے کی توفیق ملتی ہے۔اسی سلسلہ میں پانچوں تنظیموں (خدام الاحمدیہ،انصار اللہ،لجنہ اماءاللہ،اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ) کے اجتماعات منعقد کرنا بھی ہے۔چنانچہ ہر سال پانچوں تنظیمیں ریجن کی سطح پر بھی اجتماعات منعقد کرتی ہیں اور نیشنل سطح پر بھی باقاعدگی سے اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق ملتی ہے۔اس سال بھی اسی روایت کو جاری رکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو مختلف ریجنز میں اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 30،31 اکتوبر 2021ء کو ددگو ریجن میں خدام الاحمدیہ کا ریجنل اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے ریجنل قائد عبدالرزاق صاحب نے ریجنل عاملہ کے ساتھ متعدد میٹنگز کیں اور ماہ اکتوبر میں 17 مجالس کا دورہ کیا۔اجتماع کے لئے جماعت ''سیرالو'' کا انتخاب کیا گیا۔اجتماع کی تمام تیاریوں میں ریجنل مشنری شاکر مسلم صاحب خدام الاحمدیہ اور نومبائعین جماعتوں کی تعلیم و تربیت اور جماعتی روایات کو ہر موقع پر ملحوظ خاص رکھتے ہوئے راہنمائی کرتے رہے۔

29 اکتوبر بروز جمعہ وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔30 اکتوبر بروز ہفتہ باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد محترم ابوبکر سادیو نے درس دیا۔صبح دس بجے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔تراوڑے ابراہیم صاحب مہتمم اشاعت نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے صدارت کی۔تلاوت،عہد اور نظم کے بعد ریجنل قائد صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔بعد ازاں مہمان خصوصی صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔دعا کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

1:30 پر نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔نمازوں کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔شام 4 بجے کے بعد دوبارہ ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔بعد ازاں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔

31 اکتوبر کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔نماز فجر کے بعد سایوں منیر صاحب لوکل مشنری نے درس دیا۔صبح 7 بجے خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کے یونیفارم سفید قمیض اور سیاہ پینٹ میں قطار بنا کر مارچ کیا اور اس طرح جماعت کا پیغام تمام علاقہ میں خوبصورتی سے پہنچانے کی توفیق ملی۔10 بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی فوفانا ابوبکر صاحب مہتمم صنعت وتجارت نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔تلاوت قرآن کریم، عہد خدام الاحمدیہ اور نظم کے بعد نائب قائد داؤدعمر صاحب نے رپورٹ پیش کی۔

علمی مقابلہ جات میں مندرجہ ذیل مقابلہ جات شامل تھے۔(1) تلاوت قرآن کریم (2) اذان (3) حفظ قرآن (4) حفظ قصیدہ (5) فی البدیہہ تقریر (6) دینی معلومات (7) پیغام رسانی

ورزشی مقابلہ جات میں مندرجہ ذیل مقابلہ جات شامل تھے (1) فٹ بال (2) رسہ کشی (3) دوڑ سو میٹر (4) بوری ریس (5) ریلے ریس (6) سلو سائیکلنگ

رپورٹ پیش کرنے کے بعد بعض حضرات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔بعد ازاں مہمان خصوصی صاحب نے پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کیے۔نیز مختصر تقریر فرمائی اور دعا کروائی۔دعا کے بعد گروپ فوٹو بنوایا گیا۔تقریب کے بعد ریجنل قائد عبدالرزاق صاحب نے اپنی عاملہ اور قائدین کے ساتھ نیشنل اجتماع کے وائنڈ اپ کے حوالہ سے میٹنگ کی۔نماز ظہر وعصر کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس اجتماع پر 26 مجالس کے 363 اطفال و خدام نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اجتماع احباب جماعت کی علمی اور جسمانی صلاحیتوں کو ابھارنے والا ہو نیز ان میں روحانی ترقیات کا باعث بنے۔

بقیہ: ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہور...... از صفحہ 5

نسبت یہ فرمایا اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ۔یعنی اس کو انتشار اور افراتفری سے اپنی پناہ میں لے لیا۔سزائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ایک بالکلیۃ اہلاک کرنے والی جس کے مقابلہ میں فرمایا لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمُقَامُ۔ یعنی یہ مقام اِہلاک سے بچایا جاوے گا۔ دوسری قسم سزا کی بطور تعذیب ہوتی ہے۔غرض خدا تعالیٰ نے قادیان کو ہلاکت سے محفوظ رکھا ہے اور تعدی سزا ممنوع نہیں بلکہ ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 86-87 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ اور پھر اسی طرح اس مد میں اٰوی کا نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے قادیان کو طاعون کی افراتفری سے محفوظ رکھنے کے متعلق دیا ہے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ۔ملک میں طاعون کثرت سے پڑا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ قادیان کے انتشار اور موت الکلاب سے محفوظ رہنے کی بشارت دیتا ہے کہ اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔یعنی اس گاؤں پر خصوصیت سے فضل رہے گا۔اٰوی کے اصل معنیٰ یہ ہیں کہ اُسے منتشر نہ کیا جائے اور جبکہ عام طور پر قانوناً یہ امر روا رکھا گیا ہے کہ کسی گاؤں کو جبراً باہر نہ نکالا جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ افراتفری اور موت الکلاب جو دوسرے شہروں میں پڑی ہے اس سے خدا تعالیٰ قادیان کو محفوظ رکھے لیکن یہاں طاعون جارف نہ ہوگی۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 149 ایڈیشن 2016ء)

☆ پھر ساکنان قادیان کے ٹیکہ لگوانے پر فرمایا کہ :۔

یہ ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ فاسق فاجر لوگ بھی ہیں اور ظاہری اسباب میں سے ٹیکہ بھی ہے۔جب یہ لوگ اپنے ظنون (یعنی ٹیکہ) پر یقین رکھتے ہیں تو کیا وجہ کہ ہم اپنے یقین پر یقین نہ رکھیں۔عجیب زمانہ ہے کسی کو خبر نہیں کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔

پھر حضرتؑ نے مفتی محمد صادق صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ :۔

ان سابقہ نوشتوں میں یہ تو لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون ہوگی مگر یہ بھی لکھا ہے کہ نہیں کہ جس طرح کے الہامات جیسے ''اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ'' اور دوسرے ہمیں ہوئے ہیں ان کا بھی کوئی ذکر ہے کہ نہیں؟ مفتی صاحب نے کہا کہ حضور دیکھ کر عرض کروں گا۔

پھر فرمایا کہ :۔

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ میں قریہ کا لفظ ہے قادیان کا نام نہیں ہے اور قَرْیَۃ، قِرْیٌ سے نکلا ہے جس کے معنے جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھ کر کھانے کے ہیں یعنی وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہوں اس میں ہندو اور چوڑھے بھی داخل نہیں ہیں۔کیونکہ وہ تو ہمارے ساتھ مل کر کھاتے ہی نہیں۔قریہ سے مراد وہ حصہ ہوگا جس میں ہمارا گروہ رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 271 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اعلان نکاح

- مکرم سید عطاء الواحد رضوی مبلغ۔ رشیا اعلان کرواتے ہیں:

مؤرخہ 19 نومبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے بھتیجے عزیزم سید عبد الباری رضوی ولد مکرم سید عبد الہادی رضوی جماعت احمدیہ۔ لیڈز یو کے، کے نکاح کا اعلان عزیزہ امتہ السبوح وسیم بنت مکرم وسیم احمد نائیک۔ کینیڈا کے ساتھ مسجد مبارک ٹورنٹو کینیڈا میں کیا گیا۔ طرفین کا تعلق جماعت کے مخلص اور خدمت گزار خاندانوں سے ہے۔

عزیزم سید عبد الباری رضوی، حضرت نواب سید محمد رضوی صاحب ایڈووکیٹ آف حیدر آباد دکن، یکے از 313 اصحاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ جبکہ ننھیال کی طرف سے عزیزم کے نانا مکرم ملک بشیر الدین خان کئی دہائیوں سے مڈل ایسٹ کی جماعتوں میں امیر جماعت اور نیشنل صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

جبکہ عزیزہ امتہ السبوح وسیم کے دادا مکرم محمد سلیم نائیک جماعت میں نمایاں خدمات کی توفیق پاتے رہے ہیں۔ اسی طرح ننھیال کی طرف سے عزیزہ کا تعلق مکرم میاں محمد عالم سابق امیر جماعت کی نسل سے ہے۔ عزیزہ کے نانا مکرم ڈاکٹر عبد الباری امیر جماعت اسلام آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ جبکہ مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر عبد الخالق سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال عزیزہ کے پر نانا ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور فریقین اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق ایک دوسرے کے حقوق کما حقہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحم کے وارث بننے والے ہوں۔ جزاکم اللہ۔

ایڈیٹر کے نام خط

- مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

20 نومبر 2021ء کے روزنامہ الفضل آن لائن میں آپ کا اداریہ بعنوان ''وخاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا'' پڑھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی و انکساری کے بارے میں دلنشیں اور ایمان افروز واقعات پڑھ کر بہت لطف آیا اور بار بار اس رحیم و کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دل کی گہرائیوں سے درود و سلام بھیجا۔

مدیر محترم! بلا شک و شبہ انبیاء کرام، بنی نوع انسان کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اسی لئے ان میں عاجزی و انکساری کی صفات بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں۔ عاجزی و انکساری کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہمارے آقا و مولا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے تو اپنے رب کی شکر گزاری اور عاجزی و انکساری میں سر مبارک اونٹ کی کوہان کو چھو رہا تھا۔ عاجزی و انکساری اور خدا کی شکر گذاری کا ایسا اعلیٰ نمونہ نہ کسی آنکھ نے اس سے پہلے مشاہدہ کیا اور نہ قیامت تک ایسا نظارہ کوئی آنکھ ملاحظہ کر سکے گی۔ اور پھر اپنوں اور غیروں نے صرف یہی نظارہ نہیں دیکھا بلکہ چشم فلک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز و انکسار اور عفو عام کا ایک اور عدیم المثال نظارہ بھی دیکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سخت سے سخت گیر جانی دشمنوں، حتی کہ خون کے پیاسوں کو بھی یہ اعلان عام کر کے معاف فرما دیا:

لا تثریب علیکم الیوم

(السیرۃ الحلبیۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹ مطبوعہ مصر 1935ء)

خدا کی قسم! آج تمہیں کسی قسم کا عذاب نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی کسی قسم کی سرزنش کی جائے گی۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیك الصلوۃ علیك السّلام

اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق، بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی عاجزی و انکساری کے تربیتی اور دلوں کو گرما دینے والے واقعات نے بھی اس اداریے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ ایسے ہی تو عرش کے خدا کی طرف سے آپ علیہ السّلام کو یہ الہام نہ ہوا تھا کہ، ''تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں'' بے شک عاجزانہ راہیں ہی اس دلدار کو پانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے کیونکہ متکبر کبھی خدا کو نہیں پا سکتا۔

آپ علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں کیا خوب فرمایا ہے:

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہے رہ درگاہ باری
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اس کوشش اور فکر میں رہیں کہ ہم نے عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے نیکیوں پر قدم مارنے ہیں، اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ہے اور ہمارے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر و نخوت اور رعونت نہ ہوتا کہ ہم قلب صافی اور منکسر المزاجی کی سی حالت میں اپنے رب کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہوں۔ آمین

چھوٹی مگر سبق آموز بات

مشکلات میں خدا کی یاد

یہ صحیح ہے کہ زندگی کی ہر مشکل میں انسان اللہ تعالیٰ کی طرف مدد کے لیے دعا مانگتے ہوئے جھکتا ہے اور حقیقت ہے کہ خدائے رحیم و کریم بھی اسے مایوس نہیں کرتا اور اپنے بندے پر ہمیشہ فضل سے متوجہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے:

اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ اِعراض کرتا ہے اور پہلو کتراتے ہوئے ہٹ جاتا ہے اور جب اسے کوئی شر پہنچے تو سخت مایوس ہو جاتا ہے۔

(بنی اسرائیل:84)

پروردگار عالم کو صرف ضرورت پڑنے پر ہی یاد نہ کیا جائے بلکہ ہر نعمت کا احسان مندی سے ہر حالت میں شکر ادا کرتے ہوئے یاد کرنا بندوں پر فرض کر دیا گیا ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

01دسمبر2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:21	17:37
مدینہ منورہ	05:26	17:33
قادیان	05:44	17:24
ربوہ	05:24	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:16	15:23